داؤدی صفت کے پھل

اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار (المسیح الموعود)

بائیبل گو محرّف و مبدّل ہو چکی ہے اور ایک عرصۂ دراز سے ترمیم و تنسیخ۔ اور قطع و برید اس کی عبارات میں ہوتی چلی آرہی ہے۔ مگر یہودی اور عیسائی جو دُنیا کی دو بڑی قومیں ہیں۔ چونکہ عقیدتاً اس کتاب کو الہامی سمجھتی۔ اور تحریف و الحاق کا خود اقرار کرنے کے باوجود اس کی اس حیثیت کو تسلیم کرتی ہیں۔ کہ یہ دُنیا کا ایک واجب العمل دستور ہے اس لئے یہ ان کے لئے حجت ہے اور اسی وجہ سے چند باتیں اس سلسلہ میں پیش کی جاتی ہیں:۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ مادیت کی ترقی۔ اور دہریت کی عام رَو بہت حد تک لوگوں کو مذہب سے دُور لے جا چکی ہے اور اپنی ملکی اور سیاسی انجمنوں میں مبتلا رہنے والے مذہبی باتیں توجہ کے ساتھ نہیں سنتے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ مادیت کی یہ ترقی مذہب کے لگاؤ کو قلوب سے کلیتہً معدوم نہیں کر سکی۔ بے شک یہ لگاؤ اب صرف ایک چنگاری کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن اس امر سے کون انکار کر سکتا ہے کہ جب تک چنگاری موجود ہو۔ آگ کے بھڑک اُٹھنے کا پورا امکان ہوتا ہے۔ بے شک مادیت کی راکھ کا ڈھیر چنگاری کے اوپر سے علیٰحدہ کرنا بڑی بات ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے آگے یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ اور حالات عالم پر نگاہ رکھنے والا ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ جلد سے جلد دُنیا میں ایسے انقلابات رونما ہونے والے ہیں۔ جن کے نتیجہ میں مادیت کی بنیاد یقینی طور پر کھوکھلی ہو جائے گی۔ اور حق کو غلبہ حاصل ہوگا۔

غرض اس وقت بائیبل میں سے چند ایسی باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ جن کا احمدیت اور بانیٔ سلسلۂ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کے ساتھ نہایت گہرا تعلق ہے

آج سے ہزارہا سال پہلے خدا تعالےٰ کا ایک مقدس نبی آیا۔ جس کا نام داؤد تھا۔ خدا تعالےٰ نے اس کی زبان پر یہ کلام جاری فرمایا کہ
"صادق کھجور کے درخت کی مانند لہلہائے گا۔ وُہ لبنان کے دیودار کی طرح بڑھے گا۔ وُہ جو خداوند کے گھر میں لگائے گئے ہیں۔ ہمارے خدا کی درگاہوں میں پھولیں گے۔ وُہ بڑھاپے میں بھی میوہ دینگے وُہ شاداب اور تر و تازہ ہوں گے" (۹۲/۱۲)

یہ کلام اپنے اندر معرفت کا ایک بہت بڑا خزانہ رکھتا ہے۔ مگر ایک عرصۂ دراز گزرنے کے بعد ظاہر بین نگاہوں میں یہ ایک قصۂ پارینہ بن گیا۔ اور وہ اس حقیقت کو اشتباہ کی نگاہوں سے دیکھنے لگ گئے۔ تب اللہ تعالےٰ نے ایک اور داؤد احمدِ قادیانی کی مبارک شکل میں بھیجا۔ اور اس نے یہ دعوےٰ کیا۔ کہ :؎

اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

پھر جس طرح خدا نے حضرت داؤد علیہ السلام کو فرمایا تھا۔ کہ:۔ "صادق کھجور کے درخت کی مانند لہلہائے گا"۔ اسی طرح خدا اس داؤدِ ثانی سے مخاطب ہوا۔ اور اس نے فرمایا:۔

"میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتینِ مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی۔ اور میں تیری ذرّیّت کو بہت بڑھاؤں گا۔ اور برکت دوں گا"۔ (تذکرہ ص۱۴۳)

پھر اس داؤد نے اپنی زبان سے بھی کہا:۔ ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تونے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر تونے یہ مجھ کو بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اس کے مقابلہ میں ایک اشد ترین معاند لیکھرام نامی اٹھا جس نے یہ کہتے ہوئے کہ میں نے بھی جو کچھ لکھا ہے "خدا تعالےٰ کے حکم سے" لکھا ہے یہ ادعا کیا۔ کہ:۔

"آپ کی ذرّیّت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی"۔ (کلیاتِ آریہ مسافر ص۴۹۸)

لیکھرام نے یہ دعوےٰ مارچ ۱۸۸۶ء میں کیا تھا۔ اور اس کے مطابق زیادہ سے زیادہ مارچ ۱۸۸۹ء تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شہر رہ سکتا تھا۔ مگر ۱۸۸۹ء ہی وہ سال ہے جس میں ہمارے آقا و مطاع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ولادتِ باسعادت ہوئی اور اس طرح خدا نے اپنے عمل سے اس معاند کی روسیاہی تمام دُنیا پر ثابت کر دی۔ اور بتا دیا۔ کہ کون ہے جس نے خدا سے خبر پا کر اپنی ذرّیّت کی ترقی کی بشارت شائع کی۔ اور کون ہے جس نے افترا سے کام لیکر ایک احمقانہ اور مجنونانہ بڑ ہانک دی ؎

پھر تین سال کیا۔ آج لیکھرام کی اس میعاد کے اختتام پر پچاس سال گزر رہے ہیں۔ مگر کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا جس میں سلسلہ احمدیہ اکناف عالم میں ترقی نہیں کرتا۔ وہی سلسلہ جو کہ ۱۸۸۹ء میں اس قدر محدود حلقہ تھا کہ اس کے افراد انگلیوں پر گنے جاسکتے تھے۔ اس کو قبول کرنے والے آج اس کثرت سے روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہیں کہ دشمن اس کی کثرت تعداد کو دیکھ کر انگشت بدنداں ہے۔ اور وہ دل ہی دل میں کباب ہو رہا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ ذریت طیبہ جس کے متعلق خدا نے یہ خبر دی تھی۔ کہ وہ کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ اور شمشاد کی طرح بڑھتی چلی جائے گی۔ جس کے متعلق داؤد اول نے بطور معیار کہا تھا۔ کہ صادق کھجور کے درخت کی طرح لہلہائے گا۔ وہ واقعہ میں آج چمنستان احمد میں شمشاد کی طرح بڑھتی چلی جارہی ہے۔ نہ صرف کثرت تعداد میں بلکہ علم میں عرفان میں مال و دولت میں عزت و عظمت میں نیکی اور تقوے میں۔ ان کے بشرے اس تقدس اور وجاہت کا اظہار کر رہے ہیں۔ جو خدا نے انہیں عطا فرمائی ان کی باتیں اس معرفت کی سرگوشی کرتی ہیں۔ جو بارگاہ ایزدی سے انہیں ملی۔ ان کی نکتہ رس نگاہ۔ ان کی طبع جوّاد۔ ان کا ذہن رسا۔ ان کی اولوالعزمی۔ ان کی بلند ہمتی۔ ان کی اصابت رائے۔ اور ان کی مستقل مزاجی اور دور اندیشی اپنی مثال آپ ہے۔ دنیا اس ترقی کو دیکھ کر حیران ہے۔ مگر ابھی کیا ہے ابھی تو اس بیج نے ایک پودے کی شکل اختیار کی ہے۔ جب یہ پودا درخت کی شکل اختیار کرے گا اس وقت یقیناً دشمنوں کی وہی حالت ہوگی۔ جو لیغیظ بھم الکفار میں بیان ہوئی ہے۔ مگر مومن آج بھی خوش ہے اور اس دن بھی اس کا دل فرط مسرت سے بلیوں اچھل رہا ہوگا۔ کیونکہ وہ کہے گا یہ میرے آقا کی صداقت کا زندہ ثبوت ہیں۔ لوگ دلائل ڈھونڈنے کے لئے کتابوں کی ورق گردانی کرتے ہیں۔ وہ تفسیروں اور تاریخوں کی کتابیں پڑھتے ہیں۔ مگر ہمارا آقا کس بلند شان کا مالک ہے۔ کہ نہ صرف تفسیروں نے اس کی صداقت کی شہادت دی۔ نہ صرف حدیثوں نے اس کی حقانیت واضح کی نہ صرف تاریخ نے اس کی سچائی آفتاب نصف النہار کی طرح واضح کردی بلکہ خدا نے آپ کی ذریت طیبہ کو بھی صداقت احمدیت کا ایک چلتا پھرتا اور زندہ نشان بنا دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ مارچ۔ آج حضرت ام المومنین مدظلہا العالی دوپہر کی گاڑی سے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔

میاں انس احمد اور بیگم صاحبہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کو پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

آج بعد نماز ظہر مسجد ریتی چھلہ میں زیر صدارت مرزا احمد افضل صاحب تجارکمیٹی کا جلسہ ہوا جس میں مولوی خلیل احمد صاحب ناصر نے تاجروں کو تجارت کے متعلق ضروری ہدایات دیں۔ اور اس کے بعد ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی کو کمیٹی کا سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ اس کے بعد ہر تاجر کو پوری طرح نماز کی پابندی اختیار کرنے کے لئے یہ قرارداد منظور کی گئی۔ کہ جو تاجر ایک مرتبہ نماز کا تارک ثابت ہوگا۔ اس کی ایک دن دوکان بند رکھی جائے گی۔ دوسری دفعہ دو دن اور تیسری دفعہ وہ بورڈ لے لیا جائے گا۔ جو ہر احمدی تاجر کے لئے ضروری ہے۔ اور جس کے پاس بورڈ نہ ہو اس سے کچھ خریدنے کی اجازت نہیں ؂

نیشنل لیگ کی طرف سے اپنے حقوق کی حفاظت کا انتظام

چونکہ آل انڈیا نیشنل لیگ کے ایک جلسہ کی کارروائی مؤقر روزنامہ "الفضل" میں شائع ہوچکی ہے۔ اور دوسرے دن کے اخبار میں اس جلسہ کی مفصل تقریریں بھی درج ہوچکی ہیں۔ اس لئے اندیشہ ہے کہ بیرونی لیگوں اور احمدی جماعتوں میں اس زمین کے سلسلہ میں تشویش پیدا ہو۔ کیونکہ قادیان کی چپہ چپہ زمین جماعت احمدیہ کے نزدیک واجب الحرمت ہے پس بیرونی لیگوں اور جماعتوں کے اطمینان کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عیدگاہ اور قبرستان کی درمیانی جگہ پر زبردستی قبضہ کرنے کی تحریک چند اشخاص کی طرف سے ہے۔ اس زمین میں چند قبریں بھی بنی ہوئی ہیں۔ سرکاری کاغذات میں ۱۸۶۵ء سے اس زمین پر مالکانہ قبضہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خاندان کا چلا آرہا ہے۔ اس سے قبل بعض مقامی سکھوں نے ایک دو دفعہ وہاں مٹی ڈالنے کی کوشش کی۔ مگر روک دینے سے رک جاتے رہے ہیں۔ مگر آخری مرتبہ روکنے کے بعد انہوں نے ایک جلسہ کر کے یہ فیصلہ کیا۔ کہ وہ اس زمین پر قبضہ ثابت کرنے کے لئے ایک جلسہ کریں گے

جہاں تک حکام اور قانون کا تعلق ہے سکھوں کو اس قسم کے اقدام سے روکنے کے لئے سرکاری طور پر حکم امتناعی جاری ہوچکا ہے۔ اور ہمارے جلسے کے بعد حکام ضلع کی طرف سے یہ یقین دلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ سکھوں کی طرف سے کوئی حرکت خلاف امن اور خلاف قانون نہیں ہونے دی جائے گی۔

تاہم اس خیال سے کہ مبادا کوئی امن شکن آدمی کسی قسم کی شرارت کا اقدام کرے نیشنل لیگ نے اس جگہ کی حفاظت کا مکمل انتظام کر رکھا ہے ؂

محمود احمد سیکرٹری آل انڈیا نیشنل لیگ

بعض غلط افواہوں کی تردید

بعض غلط افواہوں کی تردید میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ جہاں بھی ہے سکھوں کے ساتھ اس کے دوستانہ تعلقات ہیں۔ اور جب کبھی کوئی ایسا شخص کھڑا ہوتا ہے جو ان کے تعلقات کو خراب کرنے کی کوشش کرے عمدگی سے اس کا ازالہ کر دیا جاتا ہے۔ پھر یہ امر باعث اطمینان ہے کہ اس وقت قادیان میں بھی اور قادیان کے باہر بھی سکھ صاحبان کا بیشتر حصہ ایسا ہے۔ جو مصالحت اور استواری تعلقات کے لئے کوشاں ہے۔

ناظر امور عامہ

امرتسر کے احمدی دوستوں کو اطلاع

احباب جماعت احمدیہ امرتسر کو بذریعہ اخبار اطلاع دی جاچکی ہے۔ کہ جوبلی فنڈ کی مرکزی کمیٹی نے بٹالہ امرتسر اور لاہور کی شہری جماعتوں سے جوبلی فنڈ کے چندے کی نگرانی اور وصولی کا کام میرے سپرد کیا ہے۔ میں اور منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ انشاء اللہ ۲۴ مارچ کو صبح کی ٹرین سے امرتسر کے لئے روانہ ہوں گے۔ اور جمعہ کی نماز مسجد احمدیہ امرتسر میں ادا کریں گے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ سب کے سب وہاں جمع ہوں۔ تاکہ یکجائی طور پر ان سے ملنے میں آسانی ہو۔

سید محمد اسحٰق

اسلام اور دُنیائے جدید

پر

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا لیکچر

لاہور میں دائرہ معارف اسلامیہ جو ایک عرصہ سے اچھا کام کر رہا ہے۔ کے زیرِ اہتمام ۱۹ مارچ بروز اتوار ساڑھے چار بجے شام وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں زیر صدارت جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے "اسلام اور دُنیائے جدید" کے موضوع پر پُرمعارف تقریر فرمائی۔ ہال تمام مذاہب کے علم دوست اصحاب سے بھرا ہُوا تھا۔ تقریر نہایت دلچسپی سے سُنی گئی۔ ناظرینِ "الفضل" کی خاطر خلاصہ تقریر درج ذیل ہے:۔

اسلام کے معنے صلح و سلامتی اور امن کے ہیں۔ چونکہ امن کی ضرورت ہر زمانے کے لئے ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام نہ تو مختص القوم ہے۔ اور نہ ہی مختص الزمانہ۔ بلکہ تمام جہان اور تمام زمانوں کی ہدایت کے لئے ہے۔ اور عالمگیر مذہب ہے۔ مکہ معظمہ کو ام القریٰ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ تمام بستیوں کی ابتدا یہاں سے ہُوئی۔ اور وہاں کی زبان کو ام الالسنہ کہا جاتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امّی نبی کہا جاتا ہے۔ یعنی جو ام القریٰ اور ام الالسنہ سے تعلق رکھنے والا۔ ہر مومن ایک دوسرے کو السلام علیکم کہکر یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ وُہ دُنیا میں امن اور سلامتی کو پھیلانے والا ہے۔

سیاسیات کو بھی صحیح طور پر اسلام ہی حل کرسکتا ہے۔ دُنیا میں اس وقت جو نیشنل ازم کی تحریک ہے۔ یہ ایک لعنت ہے۔ اور تمام فسادات کی جڑ۔ کیونکہ یہ ہمدردی کے دائرہ کو محدود ترین کرتی ہے اسلام کا نیکی کا دائرہ وسیع ہے۔ اور تمام جہان کے لوگوں سے ہمدردی کرنے کا حکم ہے۔ اخوتِ اسلامی نہایت اعلےٰ تعلیم ہے۔ اور اسلام نیکی کی باتوں کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور بُرائی کو مٹانا چاہتا ہے۔ مگر بے نیکی کو شروع کرتا ہے جیسے خیرکُم خیرکُم لاھلہٖ اور تمام دُنیا تک پھیلاتا ہے۔

اسلام اعلیٰ درجہ کی رواداری سکھاتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کو مسجد نبوی میں عبادت کرنے کی اجازت بخشی۔ میں جب امریکہ میں گیا۔ تو ایک شہر میں لیکچر دیا۔ اور اس واقعہ کا ذکر کرکے کہا۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہ نمونہ رواداری دکھایا۔ کیا پادری صاحبان ہمیں اپنا گرجا جمعہ کی عبادت کے لئے دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی تیار نہ ہُوا۔ اور دوسرے دن صبح اخبارات میں شائع ہوگیا۔ کہ فلاں فلاں بڑے پادری مسلم مشنری کے اس چیلنج کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔

سُود کو اسلام مٹاتا ہے۔ لیکن جو مغربی اقوام اسے جاری کرتی ہیں۔ وُہ جنگوں کی صُورت میں خمیازہ اٹھاتی ہیں مزدُور اور سرمایہ دار کا جھگڑا محض سُود کی وجہ سے ہے۔ بعض مغربی ممالک اسے چھوڑنے کی سعی کر رہے ہیں۔ سٹے کے نقصانات بھی عیاں ہیں۔

امریکہ میں جب Prohibition Law بنا۔ تو اس وقت شراب کی فروخت بہت بڑھ گئی۔ لیکن جس وقت اس کے حرام ہونے کا اعلان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تو اس کا استعمال یکسر بند ہوگیا۔ صاف پتہ چلتا ہے۔ کہ قانون جس کا اثر صرف ظاہر پر ہوتا ہے کبھی اخلاق صحیحہ پیدا نہیں کرسکتا۔ بالمقابل اس کے مذہب کا اثر براہِ راست دل پر ہوتا ہے۔ اور اسی سے اخلاق صحیحہ پیدا ہوتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس ایک دوست آئے جن کے بہت سے عزیز بیعت کر چکے تھے۔ انہوں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ میں باوجود آپ کو سچا سمجھنے کے بیعت سے رُکا ہُوا ہُوں اور وجہ یہ ہے۔ کہ میں شراب کا استعمال کثرت سے کرتا ہوں۔ حتےٰ کہ جب میری ہمشیرہ فوت ہُوئی۔ تو جنازہ کے ساتھ جاتے ہُوئے میرے پاس دو بوتلیں شراب کی تھیں۔ پس کیا آپ ایسے شرابی کی بھی بیعت لے سکتے ہیں؟۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر لوگ سب نیک ہی ہوں۔ تو مصلحین کے آنے کی ضرورت نہیں۔ حضور نے اس کی بیعت لی۔ اور بڑی لمبی دُعا فرمائی۔ اس کا اثر اس شخص پر ایسا اچھا ہُوا۔ کہ وُہ مرتے دم تک شراب سے باز رہا۔

اسلام کا یہ حکم کہ کونوا مع الصادقین اسی لئے ہے۔ کہ خدا رسیدہ لوگوں کے ذریعہ وہ قوت حاصل کی جائے۔ جو نیکی کی طرف لاتی ہے۔ علم آسان ہے۔ لیکن عمل مشکل ہے۔ اور اس کی توفیق نیک لوگوں کے ہم جلیس ہونے میں ہی میسر آتی ہے۔

مردوں اور عورتوں میں مساوات کا آج کل بہت زور ہے۔ اسلام نے فرمایا کہ مرد اور عورت کا دائرہ عمل۔ اور فرائض الگ الگ ہیں۔ لیکن روحانیت میں ہر دو میں سے جو بھی ترقی کریگا درجہ حاصل کرے گا۔ اسلام نے ہی عورت کو جائیداد اور ورثہ میں حصہ دار قرار دیا ہے۔ اور اسے ہر رنگ میں قابل احترام بنا دیا۔

اسلام کی تمام لڑائیاں دفاعی تھیں۔ اور محض اس لئے تھیں۔ کہ مذہبی آزادی قائم ہو جائے۔ جنگِ عظیم کے دوران میں مسٹر لائڈ جارج نے تقریر کی۔ اور بتایا۔ کہ ہم تو جرمنی سے لڑنا نہیں چاہتے تھے۔ مگر چونکہ اس نے بلجیم پر اور فرانس پر حملہ کیا۔ اس لئے ہماری جنگ تو محض اندفاعی ہے۔

دوسرے روز ہائیڈ پارک میں مجھ پر ایک پادری صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔ میں نے اُسے بتایا۔ کہ کل کی تقریر میں تم بھی تھے۔ اور میں بھی تھا۔ اور یہ پہلو تو واضح تھا۔ کہ دفاعی جنگ قابلِ اعتراض نہیں۔ حالانکہ عیسائیت نے یہ کہا ہے۔ کہ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دُوسرا بھی اس کے آگے کر دو۔ بوجہ عیسائی ہونے کے چاہیئے تو یہ تھا کہ مسٹر لائڈ جارج اس پر عمل کرتے مگر انہوں نے اسلامی تعلیم پر عمل کرکے اس کی صداقت پر مُہر ثبت کر دی ہے۔

بانیانِ مذاہب کی عزت صرف اسلام نے ہی قائم کی ہے۔ اور اس طرح مختلف اقوام میں امن کی بُنیاد رکھ دی۔ اسلام تمام مذاہب کی خوبیاں اپنے اندر لئے ہُوئے ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تجویز فرمایا تھا۔ کہ تمام مذاہب اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں اور دوسروں پر نکتہ چینی نہ کریں۔ یہ بھی امنِ عامہ کے لئے ازحد ممد اور معاون بات ہے۔

غرضیکہ اسلام تمام ان امور کو جن سے فسادات پیدا ہوتے ہیں۔ دُور کرتا ہے۔ اور امن پیدا کرتا ہے۔

اسلامی نماز کی حقیقت اور عظمت بتاتے ہُوئے فرمایا۔ کہ تصویری زبان میں یہ اقرار ہے دُنیا و مافیہا کی باتوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جانے کا اور اگر صحیح رغبت سے ادا کی جائے۔ اور اس کی حقیقت کو پہچانا جائے۔ تو مسجدوں کے سامنے باجے بجانے کے تنازعات فوراً رفع ہو کر امن ہو جائے۔

آپ نے امریکہ کے متعلق اپنے واقعات بیان فرمائے۔ اور فرمایا۔ کہ امریکہ کے لوگوں میں روحانیت اہل یورپ کی نسبت زیادہ ہے اور بتایا۔ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امریکہ جانے کا مجھے حکم ملا۔ اور میں نے استخارہ کیا۔ تو خواب میں دیکھا۔ کہ ایک ہال ہے۔

جس میں لیکچر دیا۔ بعد ازاں سوال وجواب ہوئے سب لوگ چلے گئے۔ مگر ایک لیڈی رہ گئی۔ میں نے اس سے کہا کہ تم کیوں نہیں گئیں جبکہ جلسہ ختم ہوگیا۔ اس نے کہا میں تمہارے ساتھ متفق ہوں۔ اور مجھے اسلام میں داخل کرلو۔ یہ خواب لفظ بلفظ پورا ہوا۔ اور اس نومسلمہ کا نام میں نے فاطمہ مصطفےٰ رکھا۔

ایک مرتبہ ایک لڑکی آئی۔ اور اس نے آکر کہا کہ میری دادی آپ کو بلاتی ہے۔ میں گیا تو اس ضعیفہ نے کہا کہ میں خدا کے صحیح راستہ کی متلاشی تھی۔ کئی ایک مذاہب اور طریقے اختیار کئے۔ لیکن قلبی اطمینان نصیب نہ ہوا۔ ایک مرتبہ جبکہ دُعا کرکے سوگئی۔ تو ایک فرشتہ نے مجھے ایک بزرگ انسان دکھا کر کہا کہ یہ شخص عنقریب تمہارے ملک میں آنے والا ہے۔ اور جس راستہ کو یہ پیش کرے گا۔ وُہ خدا تعالےٰ تک پہونچنے کا راستہ ہے۔ اور اسے تم قبول کرلینا۔ وُہ کہنے لگی میں ہفتوں۔ مہینوں اور سالوں تک اس کھڑکی میں بیٹھ کر اس شخص کی تلاش کرتی رہی۔ حتیٰ کہ مَیں مایوس ہوگئی۔ آج اچانک جبکہ میں کھڑکی سے جھانک رہی تھی آپ نظر آگئے۔ اور آپ ہی وہ شخص ہیں جو فرشتے نے دکھائے تھے۔ پس میں اس بشارت کے ماتحت اس مذہب کو قبول کرتی ہوں۔ جو آپ کا ہے ؛

غرض امریکہ میں یورپ کی نسبت زیادہ روحانیت ہے۔ اور اگر تبلیغ پر زیادہ زور دیا جائے تو سلیم الفطرت لوگ جلد اسلام میں داخل ہوجائیں اس وقت ... کے قریب نومسلمین ہیں۔ کئی مساجد تیار ہوچکی ہیں۔ اور وہ وقت دُور نہیں جبکہ مغرب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق سورج طلوع کرے ؛

خاکسار۔ احمد جان عفی عنہ لاہور

جاوا کی ایک مخلص خاتون

کا

قابل تقلید شوقِ تبلیغ

جاوا کی ایک نہائت مخلص اور پُرجوش احمدی خاتون محترمہ والدہ منصور صاحب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھتی ہیں میرا بیٹا مارہ منصور غیر احمدی تھا۔ جسے احمدی بنانے کے لئے میں دور دراز کا سفر اختیار کرکے پاڈنگ سے بوگور آئی تھی۔ سو الحمد للہ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے کامیابی عطا فرمائی۔ اور میرا لڑکا داخل احمدیت ہوگیا۔ اس کے بعد میرا ارادہ واپس گھر جانے کا تھا۔ مگر میں نے اسے اس لئے ملتوی کردیا۔ کہ اپنی لڑکی اور داماد کو تبلیغ کرنے کے لئے بنڈونگ جاؤں۔ میری لڑکی اور داماد سخت مخالف تھے۔ لیکن میں دو ہفتہ ان کے پاس رہی۔ اور ان کو برابر تبلیغ کرتی رہی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میری لڑکی نے تو مخالفت ترک کردی۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ وہ بہت جلد داخل احمدیت ہوجائے گی۔ لیکن داماد تا حال مخالف ہے۔ اور میں ارادہ کررہی ہوں کہ ایک دفعہ پھر اس کے پاس جاکر تبلیغ کروں۔ حضور دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔

اس خط پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل نوٹ رقم فرمایا۔

”جزاکم اللہ آپ نے ایمان کا حقیقی نقشہ پیش کیا ہے“۔

ان مخلص و محترم خاتون کا یہ نمونہ کہ انہوں نے اپنی اولاد کو احمدیت کی نعمت سے مالا مال کرنے کے لئے اس قدر کوشش کی نہائت ہی قابل تحسین ہے۔ اور اس قابل ہے کہ دیگر مقامات کے احمدی مرد اور عورتیں بھی اس کی تقلید کریں۔ اور اپنے متعلقین کو احمدی بنانے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جب تک خاص جوش کے ساتھ تبلیغ نہ کی جائے۔ کامیابی نہیں ہوسکتی۔ اور اپنے رشتہ داروں اور عزیز و اقارب کو تبلیغ کرکے احمدیت میں داخل کرنا غیروں کو کامیابی کے ساتھ تبلیغ کرنے کی نسبت زیادہ آسان ہے۔ اور اگر احمدی احباب اس طرف توجہ کریں۔ تو بہت کامیابی ہوسکتی ہے۔ لیکن افسوس کہ بعض لوگ اپنے پاس رہنے والے عزیزوں اور رشتہ داروں کو بھی تبلیغ کی حاجت نہیں سمجھتے۔ چہ جائیکہ دور و دراز رہنے والوں کے پاس پہونچکر انہیں تبلیغ کریں۔ کاش ایسے لوگ جاوا کی اس مخلص خاتون کی مثال سے سبق حاصل کریں ؛

بائیسکلوں کے لئے اعلان اور شکریہ

اس وقت تک دو بائیسکل دعوۃ و تبلیغ کو مل چکے ہیں۔ ایک مکرمی مظفر خان صاحب مقام بگلوہ کی طرف سے اور دوسرا ملک محمد عبد اللہ صاحب قصور کی طرف سے۔ اللہ تعالےٰ ان احباب کو اس عطیہ کے لئے خاص فضل اور انعام کا وارث بنائے۔ بعض دفعہ ایک سلسلہ نیکی کا معمولی کام سے شروع ہوتا ہے۔ اور اس میں نیکی کی ایسی قوت ہوتی ہے کہ خدا کے فضل سے وُہ بڑھتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ایک عظیم الشان کام بن جاتا ہے۔ یہ مستعملہ سائیکلیں کوئی بڑی چیز نہیں ہیں۔ مگر ان کے ذریعہ اور مبلغین کی دوڑ دھوپ سے ہزاروں بھولے ہوئے بندگانِ خدا کو خدا سے ملانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کیا عجب ہے کہ اللہ تعالےٰ اس ادنےٰ قربانی سے ایسا خوش ہو کہ دینے والوں سے

لڑکیوں کو جائداد میں حصّہ

جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو پُرزور تاکید فرمائی تھی۔ کہ لڑکیوں کو جائداد میں حصہ دینا چاہیئے۔ اور تمام مجمع نے حضور کے سامنے کھڑے ہوکر اقرار کیا تھا۔ کہ اس کی تعمیل کریں گے۔ اس کے بعد بھی اخبار ”الفضل“ کے ذریعہ یہ تحریک ہوتی رہی ہے۔ امید ہے احباب کو اس کا خیال ہوگا۔ لیکن اگر حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کرنے والے احباب حضور کی خدمت اقدس میں اطلاع بھی دیدیا کریں۔ تو ایک تو حضور کی دُعا حاصل کرسکیں۔ دوسرے ”الفضل“ میں ان کے عمل کا ذکر دوسرے دوستوں کے لئے تحریک و ترغیب کا باعث بن سکے۔ ذیل میں اسی قسم کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔

میر عطاء اللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ حال میں میری لڑکی کا نکاح چودھری عبد الحمید صاحب جالندھری سے ہوا ہے۔ میری جائداد میں سے لڑکی کا جو حق بروئے شریعت ہے۔ اس کی قیمت ۱۰/- ۵۷۰ رُپے بنتی ہے۔ اور میں نے یہ رقم جائداد منقولہ کی صورت میں اپنی لڑکی کو ادا کردی ہے۔

مُجھ پر کبھی ناراض نہ ہو ؛

امید ہے کہ دوسرے دوست بھی اس طرف توجہ کریں گے۔ کیونکہ بعض علاقے بڑی اہمیت رکھنے والے ابھی باقی ہیں۔ جہاں سائیکلوں کی سخت ضرورت محسوس ہورہی ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

فی الحال جنگ کا امکان نہیں

عام طور پر خیال کیا جاتا تھا۔ کہ چیکوسلواکیہ کے معاملہ میں جرمنی کی پیش دستی کا نتیجہ جنگ کی صورت میں رونما ہوگا۔ اور پہلے دو چار روز تک جمہوریتوں کی طرف سے ایسی دھمکیاں بھی دی جاتی رہی ہیں۔ کئی زور دار نوٹ بھی جرمن کو بھجوائے گئے۔ جن میں جنگ کا جذبہ نمایاں نظر آتا تھا۔ مگر اب سارا جوش مدھم پڑتا نظر آتا ہے۔ اور معلوم ہونے لگا ہے۔ کہ یہ پیکران صبر و تحمل اس چوٹ کو بھی پیچ و تاب کھانے کے بعد برداشت کر لیں گی۔ چنانچہ ۲۱ مارچ کو لنڈن سے آنے والی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب کے تو خیر جو ہوا۔ سو ہوچکا۔ آئندہ اگر جرمنی نے کسی ملک پر حملہ کیا۔ تو جنگ ضرور چھڑ جائے گی۔ برطانیہ۔ فرانس روس مل کر یہ اعلان کرنے والے ہیں۔ کہ اگر جرمنی نے کوئی اور جارحانہ قدم اٹھایا۔ تو وہ سب مل کر اس کی مزاحمت کریں گے۔ سوویٹ روس کی یہ تجویز تھی۔ کہ ایک کانفرنس منعقد کی جائے جس میں جمہوری ممالک کے نمائندے شریک ہو کر اپنے لئے کوئی قطعی رستہ تجویز کریں۔ لیکن برطانیہ کی رائے ہے۔ کہ کانفرنس کے انعقاد میں دیر لگے گی۔ اس لئے اعلان ہی کر دیا جائے۔ روس اس بات کے لئے اپنا اطمینان چاہتا ہے۔ کہ اگر کوئی ایسی صورت پیدا ہوئی۔ تو فرانس اور انگلستان ضرور جنگ کریں گے۔ کیونکہ اسے شبہ ہے۔ کہ یہ کسی نہ کسی طرح اس موقع پر بھی ٹال دیں گے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ اعلان کے بعد بھی روس کانفرنس کے انعقاد کا مطالبہ کرے۔

امریکہ سے بھی جمہوریتوں کی بہت سی امیدیں وابستہ تھیں۔ اور اس کے صدر نے بھی پچھلے دنوں بعض گرما گرم تقریریں کی تھیں۔ لیکن اب وہاں بھی صدائے برنخواست والا معاملہ دکھائی دے رہا ہے۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے صرف اتنا کیا ہے۔ کہ اس قبضہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور پراگ میں اپنا سفارت خانہ بند کر دیا ہے۔ باخبر حلقوں کی یہ رائے ہے۔ کہ جنگ کی صورت میں امریکہ بالکل غیر جانبدار رہے گا۔ گو فیسی اسٹ ممالک کے مقابلہ میں وہ جمہوریتوں کی اخلاقی اور اقتصادی امداد کرے گا۔ لیکن یہ کہ وہ اپنی افواج ان کی مدد کے لئے بھیجے ممکن نہیں۔

روس اور برطانیہ کے تعلقات

اس وقت تک برطانیہ اور روس ایک دوسرے کے سخت مخالف تھے۔ لیکن ہٹلر اور مسولینی نے یورپ میں جو تہلکہ مچا رکھا ہے۔ وہ ان کو ایک دوسرے کے قریب کرتا جا رہا ہے انگلستان اور فرانس دونوں مل کر بھی فیسی اسٹ حکومتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ انہوں نے نئے نئے مقبوضات حاصل کر کے اپنی طاقت بہت بڑھا لی ہے۔ اور یہ بیچارے ویسے کے ویسے ہی ہیں۔ روس بھی جرمنی کے جارحانہ اقدامات سے سخت بیزار ہے۔ لیکن وہ بھی اکیلا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے اب وہ جمہوریتوں سے اتحاد کرنا چاہتا ہے۔ جس کی تصدیق مندرجہ صدر نوٹ سے بھی ہوتی ہے۔ اس وقت تک جو کچھ ہوتا رہا۔ روس نے اس میں کبھی دخل نہیں دیا۔ لیکن اب اس کے وزیر خارجہ نے جرمن کو لکھا ہے۔ کہ چیکوسلواکیہ پر اس کے قبضہ نے جنگ کے امکان میں بہت اضافہ کر دیا ہے۔ اور کہ اس کا یہ اقدام چیرہ دستی اور خود سری کی بدترین مثال ہے۔

علاوہ ازیں ہندوستان کی مرکزی اسمبلی میں سر ایچی نیلڈ میکسویل ہوم ممبر نے اعلان کیا ہے کہ اب روس نے ہندوستان میں برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈا بند کر دیا ہے۔ اور اس کی طرف سے سرحد پر لٹریچر بھی اب تقسیم نہیں کیا جاتا۔ ریڈیو پر بھی اب زہر فشانی کا سلسلہ بہت حد تک بند ہو چکا ہے۔ اور یہ سب باتیں اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ روس اب برطانیہ اور فرانس سے اتحاد چاہتا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ جنگ عظیم میں جو اتحاد ثلاثہ تھا۔ وہ پھر ایک بار قائم ہوگا ترکی اور بلقان سٹیٹس کے متعلق ابھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ کس طرف شامل ہوں گی۔ یا ہوں گی بھی یا نہیں۔ بہر حال انہوں نے متفقہ طور پر قدم اٹھانے کے فیصلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ اور ہنگری کے متعلق یہ افواہیں مشہور ہو رہی ہیں۔ کہ اس نے حسب سابق جرمن کا ساتھ دینے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ دنیا میں پھر ایک بار جنگ عظیم کے لڑے جانے کا امکان ہے۔ گو ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ کب ہوگی۔ اور اس کا انجام کیا ہوگا۔

کیا اٹلی جرمن سے علیحدہ ہو جائیگا؟

روم سے ۲۰ مارچ کی آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ اطالوی مدبرین کی اکثریت نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ اگر برطانیہ اور فرانس اٹلی کو کوئی پیشکش کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے لئے موزون ترین موقعہ یہی ہے۔ اٹلی کے وزیر خارجہ سینور گیاڈا نے اپنے نام سے ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ اور اس سے بھی اسی خیال کی تائید ہوتی ہے۔ کہ اٹلی چاہتا ہے۔ کہ اس وقت یہ جمہوریتیں اٹلی کو کوئی رشوت پیش کریں۔ تا وہ جرمن سے علیحدہ ہو سکے۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے۔ کہ برطانیہ اور فرانس میں یہ سوال کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن کے ساتھ اتحاد کرنے سے اٹلی کو کیا حاصل ہوا۔ مگر جو لوگ یہ پوچھتے ہیں۔ وہ بتائیں کہ وہ اٹلی کو کیا دینے کے لئے تیار رہیں۔ لیکن میں پوچھتا ہوں۔ کہ ۱۹۱۵ء سے ۱۹۳۵ء تک اٹلی ان دونو کا وفادار حلیف رہا ہے۔ مگر انہوں نے اس دوستی کے عوض اسے کیا دیا۔ باوجودیکہ وعدہ کیا تھا۔ لیکن جنگ عظیم کی فتح کے بعد اٹلی کو کوئی نوآبادی نہیں دی گئی۔ بلکہ فرانس نے نو ۱۹۳۵ء کے اس معاہدہ کو بھی منسوخ قرار دید یا تھا جس کے رو سے اٹلی کو اجازت تھی۔ کہ حبشہ میں اپنی سرگرمیوں کو آزادی کے ساتھ جاری رکھ سکے۔ اور پھر ان دونو نے مل کر جنگ حبشہ کے دوران میں ہمارے خلاف تعزیرات لگوائیں۔ اور اس طرح ان کے ساتھ دوستی رکھتے ہیں اٹلی کو کسی فائدہ کے بجائے ہمیشہ ان سے ضرر ہی پونچتا رہا۔

اس مضمون کا یہی مفہوم لیا جا رہا ہے۔ کہ اٹلی نے ان دونو ملکوں سے برملا رشوت کا مطالبہ کیا ہے۔ اگر کسی نہ کسی صورت میں اسے مطمئن کر دیا گیا۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ وہ جرمن سے کٹ کر ان کے ساتھ ہو جائے۔ لنڈن سے آمدہ ایک خبر بھی مظہر ہے۔ کہ ہٹلر اور مسولینی ایک دوسرے کو شک کی نگاہ سے دیکھنے لگے ہیں۔ دونوں میں بدگمانی پائی جاتی ہے محفوظ اور محتاط طریق پر ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈا بھی شروع ہو گیا ہے۔ اٹلی کے ایک سرکاری اعلان میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ جرمن قوم بالعموم شان و شوکت کی نسبت امن کو زیادہ پسند کرتی ہے۔ اور کہ ہٹلر میں اب وہ جوش و خروش نہیں رہا جو آسٹریا اور سوڈیٹن لینڈ پر قبضہ کے وقت تھا۔ ادھر جرمنی میں یہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ اطالوی پبلک سپین میں مسولینی کی پالیسی سے تنگ آ چکی ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے ان پر ٹیکس بہت لگائے گئے ہیں۔ اور ان کا معیار زندگی گر چکا ہے۔ بہر حال چونکہ یورپین مدبرین کے معاہدات اور دوستیاں کسی نیک نیتی پر نہیں۔ بلکہ محض ذاتی اغراض اور فوائد کی بناء پر قائم ہوتی ہیں۔ اس لئے کوئی ملک کسی دوسرے کی امداد پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔

فرانس اور اطالوی نوآبادیات

پیرس سے ۲۱ مارچ کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ حکومت کے با اثر ارکان اس تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ کہ مسولینی سے گفت و شنید کرنے کے لئے ایک غیر سرکاری وفد اٹلی بھیجا جائے۔ اور اس کے وہاں یہ معنے لئے جا رہے ہیں۔ کہ فرانس اطالوی نوآبادیات کی واپسی کے لئے آمادہ ہو گیا ہے۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ وفد بہت جلد بھیجا جائے گا۔ ۲۶ مارچ کو مسولینی ایک اہم تقریر کرنیوالا ہے۔ اور اسی لئے تجویز یہ ہے۔ کہ اس سے قبل یہ بات چیت ہو جائے۔ سائنور گیاڈا کے مندرجہ صدر مضمون کے بعد پیرس سے اس قسم کی خبروں کا آنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ ضرور کوئی نہ کوئی انقلاب ہونے والا ہے۔ ریڈیکل سوشلسٹ پارٹی میں تقریر کرتے ہوئے فرانس کے وزیر اعظم نے کل کہا۔ کہ مجھے اس کی کوئی

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل عہدہ داروں کا تقرر ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک منظور کیا جاتا ہے۔

۱۔ شورکوٹ

پریذیڈنٹ۔ چوہدری عطا محمد صاحب نائب تحصیل دار۔

سیکرٹری مال و امام الصلوٰۃ } حکیم مولوی محمد زاہد صاحب۔

سیکرٹری تبلیغ - سیکرٹری تعلیم و تربیت } مولوی احمد حسین صاحب مولوی فاضل۔

۲۔ شاہ پور صدر

پریذیڈنٹ:۔ راجہ محمد نواز خانصاحب بجائے ملک عمر خطاب صاحب۔

سیکرٹری مال و سیکرٹری تبلیغ۔ سید امیر حسین شاہ صاحب۔

سیکرٹری تعلیم و تربیت امین:۔ ڈاکٹر محمد عبد اللہ خانصاحب۔

سیکرٹری وصایا۔ چوہدری فضل احمد صاحب

۳۔ ڈھوکڑ ضلع ملتان

پریذیڈنٹ ملک عمر علی صاحب

سیکرٹری۔ شیخ احسان الٰہی صاحب

۴۔ چک ۱۲۷ بہلولپور

سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ چوہدری عبد المالک صاحب بجائے چوہدری عبد الغنی صاحب

۵۔ ایمن آباد

پریذیڈنٹ۔ حکیم محمد عبد اللہ خانصاحب

وائس " ۔ شیخ محمد امین صاحب

جنرل سیکرٹری۔ سیکرٹری مال۔ سیکرٹری تبلیغ۔ سیکرٹری تحریک جدید۔ ملک مبارک احمد خانصاحب۔

سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ سیکرٹری امور عامہ۔ حکیم محمد عبد اللہ خانصاحب۔

سیکرٹری تالیف و تصنیف۔ محاسب:۔ چوہدری محمد مالک خانصاحب بی۔اے

۶۔ حافظ آباد

پریذیڈنٹ:۔ چوہدری ہارون رشید حیات خانصاحب۔ بجائے چوہدری محمد حیات خانصاحب مرحوم

۷۔ چک ۹ منشی عبد الستار والہ

پریذیڈنٹ:۔ بابا جیوے خانصاحب

سیکرٹری مال۔ مستری غلام نبی صاحب

۸۔ کھٹیالیاں

پریذیڈنٹ:۔ سید نذیر حسین صاحب

سیکرٹری مال۔ شیخ غلام رسول صاحب۔

محاسب۔ منشی قادر بخش صاحب

امین۔ مولوی شاہ محمد صاحب۔

آڈیٹر۔ چوہدری غلام حیدر صاحب و مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیا گڑھی۔

محصلین:۔ چوہدری محمد منیر صاحب۔ چوہدری شکر دین صاحب۔ چوہدری خوشی محمد صاحب۔ چوہدری محمد حنیف صاحب۔ چوہدری محمد علی صاحب۔

۹۔ رعیہ ضلع امرتسر

سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ میاں اللہ بخش صاحب

۱۰۔ بابا بکالا

سیکرٹری تعلیم و تربیت:۔ میاں عبد الغنی صاحب۔

۱۱۔ کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور

سیکرٹری مال۔ میاں غلام محی الدین خانصاحب۔

سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ عبد الغنی خانصاحب۔

نائب " ۔ محمد یعقوب خانصاحب۔

سیکرٹری تبلیغ۔ عطا کریم خانصاحب۔

" تحریک جدید۔ صلاح الدین خانصاحب

نوٹ:۔ امیر کے متعلق بعد میں فیصلہ کر کے اعلان کیا جائے گا۔

۱۲۔ اندورہ کشمیر

پریذیڈنٹ۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب

سیکرٹری مال۔ ولی محمد خانصاحب

" تبلیغ۔ فتح محمد خانصاحب۔

" امور عامہ:۔ راجہ عبد الرحمٰن خانصاحب

محصل۔ عبد العزیز صاحب

۱۳۔ لونہ ماہی کشمیر

پریذیڈنٹ:۔ راجہ محمد زمان خانصاحب

سیکرٹری مال۔ عبد العزیز صاحب

محصل۔ محمد رمضان صاحب بٹ

۱۴۔ سونگھڑہ ضلع کٹک

سکرٹری مال۔ مولوی سید غلام رسول صاحب بجائے سید ضیاء الدین صاحب

محصلین:۔ مولوی سید غلام رسول صاحب۔ منشی سرفراز علی صاحب۔ مولوی سید بشیر الدین صاحب۔ منشی سید ضیاء الدین صاحب۔ منشی سید ابو صالح صاحب

۱۵۔ بیگوسرائے ضلع مونگھیر

پریذیڈنٹ و امین۔ بشیر الدین احمد صاحب وکیل۔

سیکرٹری مال و محاسب۔ حکیم عبد الہادی صاحب۔

(16) Calicut

President:- N. Mohammad Sahib
Secretary.- A. M. Osman Koya Sahib
Asstt " P. M. Imbichi Koya Sahib

(17) Yamethin (Burma)

President:- Dr Ghulam Qadir Sahib
Secretary T. T. Maulana M. Mahmood Sb
Fin Secretary:- D. A. Kareem Esq
Secretary Tabligh:- U Tha Maung Esq
Hon. Secretary:- Mohd Kasim Sb.

الفضل کے خلاف احرار کے مقدمہ کی سماعت

۱۸ مارچ کو جناب مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ کی عدالت میں "الفضل" کے خلاف احرار کے مقدمہ کی مزید سماعت ہوئی۔ اور حسب ذیل گواہی قلم بند کی گئی۔

بیان مہر دین آتش باز

مولوی عنایت اللہ احرار قادیان کے امیر ہیں۔ اور تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔ میں ڈیفنس کمیٹی قادیان کا ممبر ہوں۔ مولوی عنایت اللہ اس کمیٹی کے پریذیڈنٹ ہیں۔ پھر کہا سیکرٹری ہیں۔ میں نے ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۸ء کا الفضل پڑھا تھا۔ اس میں جو الفاظ مولوی عنایت اللہ کے متعلق لکھے ہیں۔ وہ ہتک آمیز ہیں۔ اور جو الزام لگائے گئے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ مولوی عنایت اللہ اور احمدیوں کے تعلقات بہت کشیدہ ہیں الفضل کا مضمون مولوی صاحب کی شہرت کو خراب کرنے والا ہے۔

بجواب جرح کہا۔ میرے اور احمدیوں کے درمیان مسلسل بہت سے مقدمات ہوتے رہے ہیں۔ اس وقت بھی کئی ایک مقدمات دائر ہیں۔ ایک دیوانی مقدمہ شیخ عبد الرحمٰن قادیانی پریٹر الفضل اور میرے درمیان چل رہا ہے۔ میرے ذاتی تعلقات جماعت احمدیہ کے ناظروں سے اچھے ہیں۔ دفعہ ۱۴۷ کے مقدمہ میں ایک طرف میں ہوں۔ اور دوسری طرف سید زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر امور عامہ ہیں۔ بہت سے مضامین الفضل میں مولوی عنایت اللہ کے خلاف نکلتے رہے ہیں۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ مولوی عنایت اللہ کے مضامین احمدیوں کے خلاف اخبار مشکل کشا اور دوسرے اخباروں میں نکلتے رہے ہیں یا نہیں میں اخبار مشکل کشا نہیں پڑھتا تھا۔ مولوی عنایت اللہ احمدیوں کے خلاف تقریریں کرتے رہتے ہیں۔ میں مولوی عطاء اللہ کے مقدمہ میں بطور گواہ صفائی پیش ہوا تھا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ ۷ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو مسجد ارائیاں میں مولوی عنایت اللہ نے جو خطبہ دیا تھا۔ اس میں میں موجود تھا یا نہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ مولوی عنایت اللہ نے قادیان میں ہونے والی چوریوں کا ذکر کسی خطبہ میں کیا۔ میں بطور گواہ سرکار بنام خوشی محمد

قادیان میں پیش ہوا تھا۔

بجواب مکرر جرح کہا۔ دفعہ ۱۰۷ کا مقدمہ پولیس نے میرے اور سید ولی اللہ شاہ کے خلاف چلایا۔

اس کے بعد مقدمہ اگلی پیشی کے لئے ملتوی ہوا۔ جو ۲۵ مارچ کو ہوگی۔

عیدگاہ سے متعلق مقدمہ کی سماعت

۱۸ مارچ کو عیدگاہ کے مقدمہ کی مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ کی عدالت میں سماعت ہوئی اور منشی محمد دین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی حسب ذیل شہادت قلم بند کی گئی:۔

منشی محمد دین صاحب کی شہادت - قادیان کے اہل سنت والجماعت عید کی نماز بوہڑ والے تکیہ میں پڑھتے ہیں۔ جو احمدیوں کی عیدگاہ کے جنوب مشرق میں واقعہ ہے۔ وہاں چبوترہ سا بنا ہوا ہے۔ انہوں نے اس چبوترہ سے نیچے کبھی عید کی نماز نہیں پڑھی۔ سوائے گذشتہ سال کی دو عیدوں کے۔ جو کہ اس مقدمہ کے دوران میں آئیں۔ اور مجسٹریٹ صاحب علاقہ کی ہدایات کے ماتحت انہوں نے چبوترے سے نیچے بھی نماز پڑھی۔ احمدی خسرہ نمبر ۳۶۲ میں بھی عید کی نماز پڑھتے ہیں۔ میں نے اس نمبر کی حد برآری کرائی تھی۔ میں اس کے متعلق ۱۹۲۴ء

اُنکی درخواست کی نقل نقشہ مرتبہ گرداور و پٹواری اور رپورٹ گرداور پیش کرتا ہوں۔ خسرہ نمبر ۱۴۸ خسرہ نمبر ۳۶۲ سے ملحق اور جانب شمال واقع ہے۔

رشتوں کی ضرورت

دو لڑکے پڑھے لکھے۔ خوبصورت۔ نوجوان۔ عمر سولہ ۱۶ اور بیس ۲۰ سال۔ متوسط الحال کے لئے مخلص احمدی رشتوں کی ضرورت ہے۔

خط و کتابت اس پتہ پر ہو:۔ **غلام احمد احمدی سکول ماسٹر بھاگا بھٹیاں ڈاکخانہ اجنیانوالہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔**

تعارف

مرگی۔ ہسٹیریا۔ موتیابند۔ بہرہ پن۔ دمہ۔ کنٹھ مالا۔ باؤگولہ۔ تلی۔ جلندھر۔ پتھری۔ ذیابیطس۔ اور دیگر پیشاب کی بیماریوں۔ فیل پا۔ داد چنبل۔ بواسیر۔ سل۔ دق۔ نکسیر۔ مردوں۔ عورتوں کے پوشیدہ اور جسمانی امراض کے لئے نوے فیصدی کامیاب امریکن ادویات طلب فرمائیے۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان
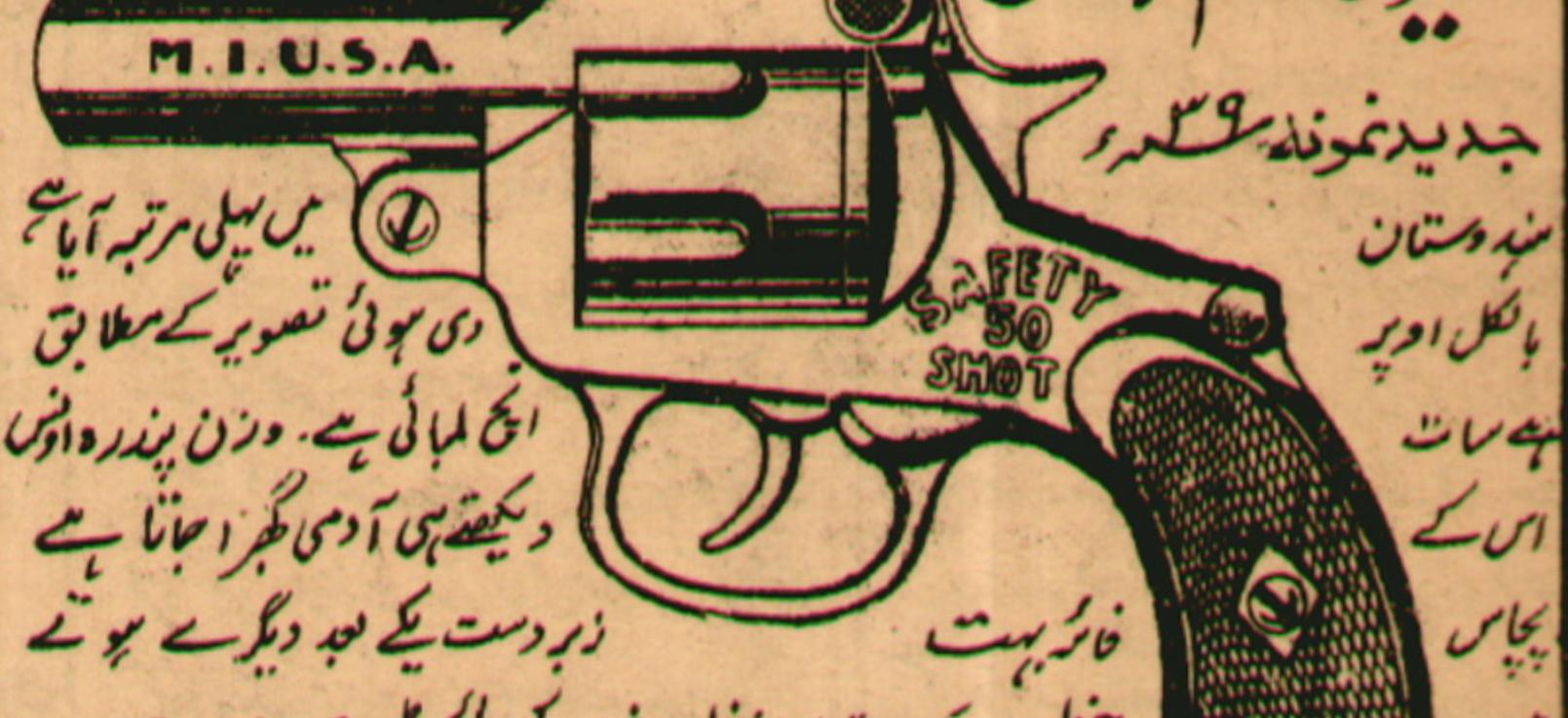
امریکن الارم پستول

لائسنس لینے کی ضرورت نہیں

جدید نمونہ ۱۹۳۹ء ہندوستان میں پہلی مرتبہ آیا ہے بالکل اوپر دی ہوئی تصویر کے مطابق ہے ساڑھے ۶ انچ لمبائی ہے۔ وزن پندرہ اونس دیکھتے ہی آدمی گھبرا جاتا ہے اس کے پچاس زبردست یکے بعد دیگرے ہوتے فائر بہت ہیں۔ خطرہ کے وقت حفاظت خود کے لئے بڑی عمدہ چیز ہے۔ ہر شخص بلا لائسنس رکھ سکتا ہے۔ تمام ہندوستان میں صرف ہمارے پاس ہی یہ پستول ملتا ہے۔ قیمت معہ دو صد شاٹ صرف چار روپے آٹھ آنہ۔ فالتو ۵۰۰ شاٹ قیمت دو روپیہ۔ پستول کی پیٹی و خول قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ پستول کے لئے تیل قیمت ۲؍۔ محصول ڈاک علاوہ۔ آج ہی وی۔ پی طلب کریں۔

ملنے کا اصل پتہ **امریکن پستول کمپنی (A.F.K.) پوسٹ بکس ۲۷**
امرت سر (پنجاب) AMRITSAR (Punjab)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ حسین ولد محمد دین۔ امام دین ولد شمس الدین۔ ذات بھٹی سکنہ چک ۱۵۱ تحصیل و ضلع شیخوپورہ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکورہ ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شیخوپورہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۰-۵-۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا چاہئے مذکورہ سائل کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۲-۳-۳۹

(دستخط) جناب چوہدری مہر چند صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع شیخوپورہ۔ (مہر بورڈ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ کالا۔ سردار ا۔ احمد دین پسران کرم دین۔ ذات بھٹی سکنہ چک ۱۵۱۔ تحصیل و ضلع شیخوپورہ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکورہ ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شیخوپورہ درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۱۰-۵-۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا چاہئے مذکورہ سائل کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۲-۳-۳۹

(دستخط) جناب چوہدری مہر چند صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع شیخوپورہ۔ (بورڈ کی مہر)

پائیوریا

دانتوں کی تمام قسم کی امراض مثلاً پائیوریا۔ خون یا پیپ کا نکلنا۔ اور درد وغیرہ کا کامیاب علاج ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ آنہ

محافظِ اولاد

یہ دوائی مرض اٹھرا۔ حاملہ عورتوں کی کمزوری۔ اور دیگر امراض نسواں زچہ کی طاقت کی بحالی۔ اور بچوں کے تندرست و طاقتور پیدا ہونے کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ قیمت تین روپے فی کورس۔

نوٹ:۔ مردوں اور عورتوں کے پوشیدہ امراض اور سل و دق اور اسی قسم کے دوسرے خطرناک امراض۔ جن کے علاج سے آپ مایوس ہو چکے ہوں ان کے متعلق مجھے لکھیں یا مجھ سے ملیں۔ ڈاکٹر محبوب الرحمٰن بنگالی ایچ۔ ایم۔ بی بنگال ہومیوپیتھک فارمیسی قادیان

معجونِ عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اسکو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بنکر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کرکے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲)۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے

ملنے کا پتہ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ**

مصنوعی اشتہار دینا حرام ہے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹوکیو - ۲۱ مارچ سرگرم بحث تمحیص کے بعد آج جاپانی پارلیمنٹ نے جاپانی مسلمانوں کا یہ مطالبہ نامنظور کر دیا - کہ مذہب اسلام کو سرکاری طور پر تسلیم کیا جائے - تاہم وزیر اعظم نے اعلان کیا - کہ حکومت اسلام کا احترام کریگی۔

کلکتہ ۲۱ مارچ حکومت جرمن کے قونصل جنرل مقیم کلکتہ نے قونصل جنرل چیکو سلواکیہ سے مطالبہ کیا تھا - کہ قونصل خانہ کا چارج اسے دیدے - مگر اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا -

دہلی - ۲۱ مارچ خواجہ حسن نظامی صاحب اور جامع مسجد کے امام صاحب کو چٹھیاں موصول ہوئی ہیں - کہ علماء کی مخالفت سے باز آجاؤ ورنہ تمہارا بھی وہی حشر ہوگا - جو مولوی مظہر الدین کا ہوا - زمیندار کا بیان ہے - کہ دہلی میں مولوی ظفر علی خان صاحب کو بھی ایسی چٹھی موصول ہوئی ہے۔

لنڈن - ۲۱ مارچ حکومت ہائے برطانیہ اور فرانس نے بنکوں کے نام ہدایات جاری کر دی ہیں - کہ چیکو سلواکیا کی گورنمنٹ - وہاں کے نیشنل بنک یا صدر جمہوریہ کی کفالت کا جو سونا یا روپیہ کسی بنک میں ہو - اسے روک لیا جائے اور کسی کو ادا نہ کیا جائے -

شنگھائی - ۲۱ مارچ - گذشتہ ستمبر میں جاپان نے مطالبہ کیا تھا - کہ شنگھائی کے انٹرنیشنل علاقوں کا الحاق جاپانی علاقہ سے تسلیم کیا جائے - لیکن اسوقت اس پر زیادہ اصرار نہ کیا تھا - اب بین الاقوامی صورت حالات سے متاثر ہو کر اس نے پھر یہی مطالبہ پیش کیا ہے -

ماسکو - ۲۱ مارچ اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے - کہ روس نے رومانیہ اور پولینڈ کو لکھا ہے - کہ اگر ان پر حملہ کیا گیا - تو وہ مدد کے لئے میدان میں آئے گا - حکومت روس نے سرکاری طور پر اس خبر کی تردید کی ہے اور لکھا ہے - کہ نہ کسی نے روس سے مدد مانگی اور نہ کسی کو مدد دینے کا وعدہ کیا گیا ہے -

لاہور ۲۱ مارچ ہندو اخبارات نے لکھا ہے - کہ نواب سر لیاقت حیات خاں صاحب وزیر اعظم پٹیالہ ایک ہندو لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں - لیکن اس خبر کی تردید کر دی گئی ہے -

بخارسٹ - ۲۰ مارچ معلوم ہوا ہے کہ رومانیہ اور جرمن کے مابین ایک معاہدہ تجارتی معاہدہ ہو گیا ہے - جس پر ۲۴ مارچ کو فریقین کے دستخط ہو جائیں گے -

وارسا - ۲۱ مارچ صدر جمہوریہ پولینڈ موسیکی نے ایک تقریر براڈکاسٹ کی ہے - جس میں کہا ہے - کہ حکومت پولینڈ کو اپنی فوج اور طاقت پر کامل بھروسہ ہے - اور وہ اپنی حفاظت اور آزادی کے لئے کسی دوسری طاقت کی محتاج نہیں - ہم نے آزاد اور خود مختار پولینڈ کو جنم دیا ہے - اور ہمیشہ اس کی حفاظت کریں گے -

پشاور ۲۱ مارچ سرحدی حکومت نے اعلان کیا ہے - کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کی شائع شدہ کتب کو صوبہ سرحد کے مدارس کے نصاب سے خارج کر دیا گیا ہے -

کراچی ۲۱ مارچ ادم منڈلی کے سلسلہ میں حکومت اور دادا لیکھراج میں ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے - وہ اس بات پر رضامند ہو گئے ہیں کہ جب تک مقررہ ٹربیونل فیصلہ نہ کر دے - وہ خود اور باقی مرد سب اپنی چیلیوں سے علیحدہ رہیں گے - ٹربیونل یہ تحقیقات کرے گا - کہ کیا اس منڈلی میں شریک ہونے والوں پر کوئی ناجائز دباؤ ڈالا جاتا ہے - کیا یہاں کوئی مخرب اخلاق تعلیم دی جاتی ہے - کیا یہاں کوئی ناجائز کاروائیاں کی جاتی ہیں -

دہلی ۲۱ مارچ سر راما سوامی مدلیار ۲۰ اپریل کو لنڈن سے عازم ہند ہوں گے اور ۴ مئی کو آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سے جو آئندہ لاء ممبر ہوں گے - کامرس ممبر شپ کا چارج لیں گے -

پشاور ۲۱ مارچ وزیر اعظم نے اعلان کیا - کہ سرحدی گورنمنٹ کی طرف سے برطانوی گورنمنٹ کو یہ لکھا جا چکا ہے - کہ یہ صوبہ فیڈرل سکیم کو نامنظور کرتا ہے - اور متفقہ طور پر اس کے نفاذ کے خلاف ہے -

لنڈن - ۲۱ مارچ آج دارالعوام میں وزیر خارجہ نے کہا - کہ ۱۹۳۵ء کا انڈیا ایکٹ بہت سوچ بچار کے بعد تیار کیا گیا تھا - اور میں نہیں سمجھ سکتا - کہ فیڈریشن میں تبدیلی کا کوئی امکان ہے - ایک سوال کیا گیا - کہ کیا حکومت اس میں کوئی ایسی تبدیلی کرنا چاہتی ہے - جس سے مرکز میں ہندوستانیوں کو زیادہ ذمہ داری مل جائے - اور دنیا برطانیہ کی جمہوریت پسندی کی قائل ہو جائے - سر جان سائمن نے کہا - کہ فی الحال اس ایکٹ میں کوئی ترمیم زیر غور نہیں -

لنڈن - ۲۰ مارچ جرمنی کی مالی مشکلات بڑھ رہی ہیں - ہٹلر کوشاں ہے - کہ ٹیکس بڑھا دئے جائیں - لیکن اس کے وزراء کا خیال ہے - کہ اس سے پبلک میں بے چینی پیدا ہوگی - سرکاری ملازمین کی تنخواہیں کم کر دی گئی ہیں -

برلن - ۲۰ مارچ چیکو سلواکیہ کے قبضہ پر جمہوری حکومتوں کے اظہار خیالات پر جرمن پریس سخت مضامین شائع کر رہا ہے - مسٹر چیمبرلین کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک اخبار نے لکھا ہے - کہ ہم اس ملک کی دھمکیوں کی کیا پروا کر سکتے ہیں - جس نے ڈاکہ زنی سے سلطنت قائم کی ہے - ایک اور اخبار نے لکھا ہے - کہ اس شخص کو ان دھمکیوں کی کیا پروا ہے - جو شمشیر بکف میدان میں کھڑا ہے -

دمشق ۲۰ مارچ حکومت نے بدامنی کو فرو کرنے کے لئے جو اقدام شروع کر رکھے ہیں - آج پبلک نے اس کے خلاف مظاہرات کئے - پولیس نے ہجوم پر گولی چلا دی جس کے نتیجہ میں بہت سے آدمی ہلاک و زخمی ہوئے فرانسیسی حکومت نے شامی حکومت کو مطلع کر دیا ہے - کہ اندرونی حفاظت کے لئے تمام اختیارات وہ اپنے ہاتھ میں لے رہی ہے -

دہلی ۲۱ مارچ مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر آرتھر مٹکاف نے کہا - کہ نومبر ۱۹۳۶ء سے لے کر جنوری ۱۹۳۹ء تک وزیرستان میں قبائلی شورش کو دبانے کے لئے جو فوجی مہمات روانہ کی گئیں - ان پر دو کروڑ چوالیس لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے - آپ نے بتایا کہ قبائلی علاقہ کو سرکاری علاقے میں شامل کرنے کے لئے کوئی گفت و شنید کسی سے نہیں کی گئی -

پیرس - ۲۱ مارچ فرانسیسی پارلیمنٹ نے وزیر اعظم کو کل اختیارات دینے کا بل بھاری اکثریت سے منظور کر دیا ہے - آج تازہ احکام نافذ کر دئے گئے ہیں - جن کے رو سے فوج کی تعداد میں اضافہ کر دیا جائے گا - جنگ کا سامان تیار کرنے والے کارخانوں کی امداد کی جائے گی - اور نئے کارخانے کھولنے کا انتظام کرے گی -

دہلی - ۲۱ مارچ - آج مرکزی اسمبلی میں فنانس بل پر چار دن کی بحث ختم ہو گئی - اور بل کی پہلی خواندگی منظور ہو گئی -

دہلی - ۲۱ مارچ سر فیروز خان نون آکسفورڈ کالج کے آنریری فیلو منتخب ہوئے ہیں - آپ اسی کالج کے فارغ التحصیل ہیں - اور پہلے ہندوستانی ہیں جنہیں یہ اعزاز دیا گیا ہے -

روسیلو ۲۱ مارچ موسیو ممبر و صدر جمہوریہ ناروے نے اعلان کیا ہے - کہ ہم نے کبھی کسی غیر ملکی حکومت سے اپنی حفاظت کی استدعا نہ کبھی پہلے کی ہے - اور نہ آئندہ کریں گے - ہم کسی حکومت سے تحفظ کی امید نہیں رکھتے - کیونکہ اس طرح ہماری غیر جانبداری کی پالیسی مجروح ہوتی ہے -

لنڈن ۲۱ مارچ - تازہ اطلاعات مظہر ہیں - کہ ہنگری اور رومانیہ کے تعلقات اچھے نہیں رہے - دونو ممالک زبردست فوجی تیاریاں کر رہے ہیں - اور سرحدات پر دھڑا دھڑ فوجیں جمع ہو رہی ہیں - یہ بھی کہا جاتا ہے - کہ جرمنی نے ہنگری سے اجازت طلب کی ہے - کہ اس کی فوجوں کو روتھنیا سے گذار کر رومانیہ میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے - رومانیہ میں آباد ہنگرین لوگوں نے کل دوبارہ مظاہرات کئے - ہنگری سے ایک پیغام براڈکاسٹ کیا گیا ہے کہ عنقریب رومانیہ کی ہنگرین اقلیت کو ہنگری میں بلا لیا جائے گا -

---

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی